لمبے لمبے نام پسندیدہ نہیں ہیں

(فرمودہ ۲۸ جون ۱۹۴۵ء)

۲۸ جون ۱۹۴۵ء بروز جمعرات بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد مبارک میں اخوند حمید اللہ غلزئی برادر اخوند محمد عبدالقادر خاں صاحب کے نکاح کا صالحہ صدر الجہاں بیگم بنت جناب قاسم علی خاں صاحب رامپوری کے ساتھ مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر اور عبدالقادر صاحب ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب کے نکاح کا صالحہ بیگم صاحبہ دختر مولوی چراغ دین صاحب قادیان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر اعلان فرمایا: [1]

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ میں سوائے اپنے عزیزوں کے یا ان کے جن کے تعلقات میرے ساتھ عزیزوں کی طرح ہوں کوئی نکاح نہیں پڑھایا کروں گا چنانچہ اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے لڑکے عبدالقادر صاحب کا ہے اور مولوی صاحب مرحوم کے ساتھ میرے تعلقات ایسے تھے جن کی بناء پر میرا اس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہونا میرے اعلان کے خلاف نہیں بلکہ عین مطابق ہے۔ اول تو مولوی صاحب مرحوم میرے استاد تھے دوسرے آپ خود بھی کتابوں کا بہت شوق رکھتے اور بہت سی کتابیں دوستوں کو بھی تحفہ کے طور پر دیا کرتے تھے اسی وجہ سے وہ اکثر مقروض رہتے تھے۔ انہیں کتابیں خریدنے کا عشق تھا کئی کتابیں انہوں نے مجھے بھی تحفہ کے طور پر دی تھیں تیسرے تفسیر کبیر جلد سوم جو شائع ہو چکی ہے اس کی لغت، ترجمہ اور تدوین کا اکثر

کام ان کے سپرد کیا گیا تھا گو آخری حصہ کے وقت مولوی صاحب وفات پا چکے تھے تاہم تیسری جلد جو شائع ہوئی ہے اس کی تدوین لغت اور ترجمہ کا بہت کچھ کام انہوں نے ہی کیا۔ ان کی وفات کے بعد مولوی نورالحق صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا باوجود اس کے کہ ان کا علمی پایہ مولوی محمد اسماعیل صاحب جیسا نہیں اور باوجود نوجوان اور نا تجربہ کار ہونے کے انہوں نے میرے منشاء کو سمجھا اور خدا تعالیٰ نے انہیں میرے منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ان تین وجوہ کی بناء پر مولوی صاحب کے بچوں کے نکاح کا اعلان کرنا نہ صرف میرے اعلان کے مخالف نہیں بلکہ عین مطابق ہے۔

(اس خطبہ کے بعد حضور نے مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے لڑکے کے نکاح کا اعلان فرمایا)

حضور نے فرمایا :

خطبہ تو میں پڑھ چکا ہوں لیکن دوستوں کو ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں آج کل لوگوں میں ایک شدید مرض پھیل چکا ہے کہ ناموں کو لمبا کیا جاتا ہے اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو اگلی نسل کے نام لیتے وقت ان کو یہ کہنا پڑے گا کہ آپ اپنا نام بولتے جائیں اور میں دہراتا جاؤں گا۔ اسی مسجد میں ایک نکاح کے موقع پر اسی قسم کا ایک واقعہ ہوا۔ اتفاق کی بات ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب بھی میرے پاس بیٹھے تھے ان کے لڑکے میاں منظور احمد صاحب کی شادی سید اعجاز علی صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ قرار پائی تھی۔ میں نے نکاح کے اعلان کے وقت سید صاحب کا نام دستور کے مطابق عزت سے لے لیا یعنی سید اعجاز علی صاحب اس پر سید صاحب اکڑوں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا میرا نام سید پیر میر اعجاز علی شاہ ہے۔ میں نے دوبارہ اسی طرح نام لیا لیکن کچھ حصہ نام کا پھر رہ گیا اس پر وہ پھر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے اور پھر اپنا نام بتلانا شروع کیا اس پر میں نے کہا کہ آپ بولتے جائیں اور میں دہراتا جاتا ہوں۔ سب لوگ اس لطیفہ کو سمجھ گئے لیکن وہ نہ سمجھے اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ انہوں نے کہنا شروع کیا سید پیر میر اعجاز علی شاہ اور میں دہراتا گیا۔ یہ ایک سخت غلطی ہے کہ نام کو خواہ مخواہ لمبا کیا جاتا ہے جیسے سیدہ اختر سعیدہ انور وغیرہ وغیرہ۔ یہ مرض مردوں اور عورتوں دونوں میں ہے۔ صالحہ ایک مکمل نام ہے اور اس کے آگے کچھ اور لگانے کی ضرورت نہیں امتہ اللہ اور امتہ

الرحیم نام کو لمبا کرنے کی وجہ سے نہیں کہا جاتا بلکہ اس لئے کہ اسے صرف اللہ نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح عبداللہ اور عبدالرحیم نام کو لمبا نہیں کیا گیا بلکہ اللہ اور رحیم چونکہ نہیں کہہ سکتے اس لئے عبد ساتھ لگایا گیا۔ صالحہ صدر الجہاں بیگم یہ تین بالشت کا نام ہے لمبے نام رکھنے کا آج کل ایک غلط رواج پڑ گیا ہے۔ جس کو دور کرنا چاہئے۔ اس موقع پر میں ہدایت کرتا ہوں مرد اور عورتیں اپنے نام مختصر کریں جیسا کہ ابوبکر ایک مختصر نام ہے لیکن اگر شمس الہدیٰ بدر الدجیٰ ابوبکر رکھا جائے تو یہ ڈیڑھ بالشت کا نام بن جائے گا۔ رسول کریم ﷺ کا نام محمد (ﷺ) ہے لیکن اس مختصر نام میں جو خوبی ہے وہ کسی ڈیڑھ بالشت کے نام میں کہاں ہو سکتی ہے۔

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۴۵ء صفحہ ۳)

[1] الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۵ء صفحہ ۸